بحث ونظر

اسلامی بینکوں میں سرمایہ کاری کی بعض شکلیں

پروفیسر اوصاف احمد

تحقیقات اسلامی کے گزشتہ تین شماروں میں پروفیسر اوصاف احمد صاحب نے اسلامی بینک کاری کے موضوع پر اہم معلومات فراہم کی ہیں انھوں نے بتایا ہے کہ مروجہ سودی بینکوں کی جگہ سود کی لعنت سے پاک بینک کاری کا تصور کس طرح قائم ہوا۔ اس کے ابتدائی تجربات کہاں کہاں ہوئے۔ ان میں مالی وسائل کا استعمال کتنے طریقوں سے کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ کے اس آخری مضمون میں انھوں نے بینکوں کی سرمایہ کاری سے متعلق پاکستان و ایران کے بعض منفرد و مخصوص تجربات پر روشنی ڈالی ہے۔ ساتھ ہی انھوں نے اسلامی بینک کاری کے سلسلہ میں بعض امکانی غلط فہمیوں کا ازالہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ اخیر میں اس سلسلہ مضامین کا ایک خلاصہ بعنوان خاتمہ درج ہے۔ (جلال الدین)

پاکستان میں اسلامی بینک کاری کے طریقے

پاکستان میں رائج اسلامی بینک کاری کے نظام کے تحت، بینک دولت پاکستان نے، جو اس ملک کا مرکزی بینک ہے، تجارتی بینکوں کے لیے سرمایہ کاری کے ۱۲ طریقے منظور کیے ہیں جن کو تین گروہوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

(۱) تجارت سے متعلق طریقے

(۲) اصل کاری سے متعلق طریقے

(۳) قرض سے متعلق طریقے

ان کو تفصیلی طور پر مندرجہ ذیل گوشوارہ میں ظاہر کیا گیا ہے:

(الف) تجارت سے متعلق طریقے:

۱. مارک اپ پر اشیاء کی خرید و فروخت
۲. پٹے داری
۳. خریداری بالاقساط
۴. ڈیویلپمنٹ چارجز
۵. تجارتی بل کی خریداری
۶. دوبارہ خریداری (Buy Back)

(ب) اصل کاری سے متعلق طریقے

(۷) مشارکت
(۸) حصص میں شرکت
(۹) مضاربت سرٹیفکٹ
(۱۰) کرایہ میں شرکت

(ج) قرض سے متعلق طریقے.

(۱۱) حق خدمت پر قرضے
(۱۲) قرض حسن

یہاں ہم صرف ان طریقوں کا مطالعہ کریں گے جو پاکستان کے لیے خاص ہیں اور دوسرے اسلامی بینکوں میں عام طور پر موجود نہیں ہیں۔

(الف) ترقیاتی اخراجات (Development charges)

پاکستانی بینکوں کو اس بات کی اجازت دی گئی ہے کہ وہ اپنے گاہکوں کو آراضی یا جائداد کی ترقی کے لیے اس بنیاد پر سرمایہ فراہم کریں کہ بینک آراضی یا جائداد کی اضافہ شدہ قدر (Value added) میں شریک ہوگا، اس کا طریق کار درج ذیل ہے۔

گاہک بینک سے کسی جائداد کو فروغ دینے کے لیے سرمایہ کے حصول کی

درخواست کرتا ہے۔ وہ ان اخراجات کا تخمینہ پیش کرتا ہے جو پیش آئیں گے اور وہ فراہم کی گئی رقم کو کب اور کس طرح واپس کرے گا، بینک اس تجویز کی چھان پھٹک کے بعد، اگر سرمایہ فراہم کرنے کا فیصلہ کرتا ہے تو وہ گاہک سے اس جائداد کو خریدے گا۔ بینک کے لیے اس جائداد کی قیمت اخراجات کی وہ رقم ہے جو اس جائداد کی ترقی پر خرچ کی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی گاہک اسی جائداد کو دوبارہ ایک دوسری قیمت پر خرید لیتا ہے، اس قیمت میں اخراجات کی رقم، اور وہ ڈویلپمنٹ چارجز شامل ہیں۔ جو گاہک بینک کو ادا کرے گا، گاہک کے ذریعہ "دوبارہ خرید" والی قیمت کی ادائیگی ایک طے شدہ معینہ تاریخ تک مؤخر کر دی جاتی ہے۔ مدت اور ادائیگی کے طریقہ (یک مشت یا بالاقساط) کا تعین باہمی رضامندی سے ہوتا ہے۔

(ب) تجارتی بلوں کی خریداری

پاکستانی تجارتی بینک تجارتی بلوں کی خریداری کے مجاز ہیں۔ برآمدی بل بھی، جو غیر ملکی کرنسی میں ہوں اور جن کے پس پشت ایک ناقابل تنسیخ پروانۂ قرض ہو۔ بینکوں کے ذریعہ خریدے جا سکتے ہیں۔ کرنسیوں کے درمیان، شرح تبادلہ میں جو فرق ہو گا وہ بینک کا معاوضہ متصور ہوگا۔ داخلی تجارتی بل مرابحہ کی بنیاد پر کیش کیے جاتے ہیں۔

(ج) منقولہ / غیر منقولہ جائداد کی "دوبارہ" خریداری Buy Back

اس طریقہ میں کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد بینک کو ایک طے شدہ قیمت پر فروخت کی جاتی ہے اور ایک دوسری قیمت پر دوبارہ خریدی جاتی ہے۔ ایک معاملہ (گاہک کے ذریعہ بینک کو فروخت) نقد ہوتا ہے اور دوسرا معاملہ (بینک سے گاہک کو فروخت) قیمت کے التواء کی بنیاد پر عمل میں آتا ہے۔ گاہک مقررہ تاریخ پر بینک کو یا تو یکمشت ادائیگی کر سکتا ہے یا احتیاط پر ادائیگی کرنے کا ایک جدول طے کر سکتا ہے، دوبارہ خریداری کا طریقہ پاکستان میں وسیع پیمانہ پر سرمایہ کی فراہمی کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، یہاں اس طریقے کی وضاحت تفصیل سے کرنے کی غرض سے دو مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

(۱) پہلی مثال تو دوبارہ خریداری کے ذریعہ قصیر مدتی / طویل مدتی سرمایہ فراہم کرنے

کی ہے۔ فرض کیجئے کہ کوئی کاروباری، حصہ داروں کی فرم، یا پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنی بینک کو کچا مال، تیار شدہ مال، فاضل پرزے، یا مشنری میں سے کوئی چیز، ایک خاص قیمت پر فروخت کرنا چاہتا ہے۔ گاہک ان اشیاء کو بینک سے دوبارہ زیادہ قیمت پر خریدنے میں بھی اپنی رضامندی ظاہر کرتا ہے۔ بینک گاہک کو جو قیمت ادا کرتا ہے وہ قیمت فروخت کہلاتی ہے۔ گاہک ان چیزوں کو (یا چیز) کو فوراً دوبارہ خرید لیتا ہے۔ جس قیمت پر گاہک یہ چیز خریدتا ہے وہ قیمت خرید کہلاتی ہے۔ قیمت خرید میں عام طور پر قیمت فروخت اور وہ زیادتی شامل ہے جسے مارک اپ (Mark up) کہا جاتا ہے۔ قیمت خرید کی ادائیگی مستقبل میں کسی تاریخ کو یکمشت یا قسطوں میں کی جاتی ہے۔ قسطوں کی صورت میں تمام قسطوں کی ادائیگی کا پروگرام معاہدے میں ہی طے کر دیا جاتا ہے۔ اگر گاہک تمام قسطیں وقت پر ادا کر دیتا ہے تو اسے بروقت ادائیگی کا بونس دیا جاتا ہے۔ مزید براں قیمت خرید کی ادائیگی کو یقینی بنانے کے لیے یہ اشیاء بینک کے پاس گروی رکھ دی جاتی ہیں، ان کے علاوہ بینک مزید ضمانتیں بھی طلب کر سکتا ہے، گاہک جہاں معاہدے میں مذکور تمام دوسری شرائط کا پابند ہوتا ہے وہیں اس کو یہ یقین دہانی بھی کرانی ہوتی ہے کہ اس نے ان اشیاء کے عوض کسی دوسرے بینک یا مالی ادارے سے کوئی مالی سہولت حاصل نہیں کی ہے اور نہ وہ مستقبل میں ایسا کرے گا۔

(۲) "دوبارہ خریداری" کی ایک دوسری مثال مکان یا فلیٹ تعمیر کرنے یا خریدنے کے لیے سرمایہ کی فراہمی ہے ۔اس کا طریقہ یہ ہے کہ کوئی شخص پہلے تو مکان تعمیر کرنے یا فلیٹ / زمین خریدنے کے لیے بات چیت چلاتا ہے اور پھر ضروری سرمایہ فراہم کرنے کی غرض سے بینک کے پاس جاتا ہے، وہ اس مکان کو بینک کے ہاتھ، ایک طے شدہ قیمت پر فروخت کرنے پر اپنی رضامندی کا اظہار کرتا ہے مزید براں وہ اس کو قیمت خرید پر دوبارہ خرید لینے پر بھی اپنی آمادگی ظاہر کرتا ہے۔ پچھلی مثال کی طرح، اس قیمت خرید میں بھی قیمت فروخت اور بینک کا مارک اپ (اضافہ) شامل ہوں گے۔ قیمت فروخت کی ادائیگی ملتوی رکھی جاتی ہے۔ احتیاط کی ادائیگی کا پروگرام طے پاتا ہے اور وقت پر ادائیگی کرنے کے لیے بروقت ادائیگی بونس دیا جاتا ہے۔

زمین پر مکان تعمیر کرنے کے سلسلے میں معاہدے میں ذراسی تبدیلی کر لی جاتی ہے۔ اس صورت میں یہ ضروری قرار دیا گیا ہے کہ درخواست دہندہ کے پاس آراضی

موجود ہو۔ اس کے بعد سامان تعمیر، اور تعمیر کی کل لاگت کا تفصیلی تخمینہ تیار کیا جاتا ہے، بینک اس کا بخوبی جائزہ لیتا ہے۔ بینک عمارت میں لگنے والے تمام سامان کو ایک طے شدہ رقم کے عوض خرید لیتا ہے۔ گاہک اس سامان کو دوبارہ بیع موجل کی بنیاد پر خرید لیتا ہے۔ بقیہ شرائط اوپر بیان ہو چکی ہیں۔

"دوبارہ خریداری" کو سرمایہ کاری کے ایک طریقہ کے طور پر پاکستان میں وسیع پیمانہ پر استعمال کیا جا رہا ہے معیشت کے ہر زمرے میں، جہاں بنکوں کا سرمایہ درکار ہوتا ہے اس کا دخل پایا جاتا ہے۔ لیکن اس امر کا اظہار ضروری ہے اسلامی بینک کاری کے ماہرین اور فقہی معاملات کا فہم رکھنے والوں کے درمیان اس طریقۂ کار کے بارے میں شدید شبہات اور تحفظات پائے جاتے ہیں، اس کی شکل بیع اینادسے ملتی جلتی ہے جہاں خرید و فروخت شروع سے ہی فریقین کا مقصد نہیں ہے بلکہ ان کا اصل مقصد سود پر معاملہ کرنے کی ایک راہ نکالنا ہے جو بظاہر شریعت کے خلاف نہ ہو۔ اس کی مثال یوں لیجیے کہ زید کو قرضہ کی ضرورت ہے۔ وہ بکر سے ۱۰۰ روپیہ ادھار لینا چاہتا ہے۔ بکر غیر سودی قرض نہیں دینا چاہتا۔ وہ زید سے کہتا ہے کہ نقد روپیہ کو میں تمہیں ادھار دوں گا نہیں البتہ میں تمہاری گھڑی ۱۰۰ روپیہ میں خرید سکتا ہوں۔ تم اس کو مجھ سے دوبارہ ۱۲۵ روپئے میں ادھار خرید لو اور یہ رقم اب سے ۶ ماہ بعد دے دینا۔ اس طرح زید کی گھڑی اس کے پاس واپس آگئی اور اُسے سو روپیہ مل گئے۔ بکر کو بھی اس کی اصل رقم سے زائد ۲۵ روپئے مل گئے۔ ظاہر ہے کہ اس معاملہ میں خرید و فروخت اصل مقصد ہے ہی نہیں۔ یہ تو محض سود پر معاملہ کرنے کا ایک حیلہ ہے۔

شریعت کی نگاہ میں حیلہ حرام ہے۔ اس لیے "دوبارہ" خریداری کے ایسے سارے معاملات مشکوک ٹھہرتے ہیں۔

دوسری مثال میں مکانوں اور فلیٹوں کی خریداری کی بات ہے وہ ایک اور بنیاد پر بھی ممنوع بیع کی حدود میں آسکتی ہے۔ اس مثال میں گاہک، کوئی مکان یا فلیٹ پسند کرنے، اور اس کی گفت و شنید کرنے کے بعد بینک کے پاس سرمایہ کے حصول کی غرض سے جاتا ہے۔ جو "دوبارہ خریداری" کی شرط پر اس مکان یا فلیٹ کو خریدنے کے لیے تیار ہے لیکن وہ مکان یا فلیٹ تو ابھی گاہک کی ملکیت ہی نہیں

ہے اور نہ اس کو خریدنے کے لیے اس کے پاس وافر رقم موجود ہے۔ اگر رقم موجود ہوتی تو وہ بینک کے پاس کیوں جاتا۔؟ پھر وہ اس کو کس طرح فروخت کرسکتا ہے۔ شریعت میں ایسی چیز کی بیع ممنوع ہے جو بائع کے پاس موجود نہیں ہے، یا اس کی ملکیت نہیں ہے۔

(د) حصص میں شرکت

پاکستان میں تجارتی بینکوں کو کمپنیوں کے حصص خریدنے اور ان کے راس المال میں شرکت کرنے کی اجازت حاصل ہے۔ اس سے دو فائدے حاصل ہوسکتے ہیں ایک طرف تو بینکوں کا قرضہ/حصص نسبت (*Deb/Equility Ratio*) کم ہوسکتی ہے۔ دوسری طرف بینکوں کے حصص کی بنیاد میں وسعت پیدا کرکے قرض کی مانگ میں کمی کی جاسکتی ہے۔

(ہ) مضاربت سرٹیفکٹ اور حصہ داری سرٹیفکٹ کی خریداری

پاکستان میں تجارتی مضاربت سرٹیفکٹ اور حصہ داری مدتی سرٹیفکٹ (*Par--ticipation Term certificate*) کی خریداری کرکے بھی اصل کاری کرسکتے ہیں۔ حصہ داری سرٹیفکٹ ایک منقولہ مالی دستاویز ہوتا ہے۔ ان کا اجراء کسی کمپنی کے مستقل اثاثوں کو رہن رکھ کے کیا جاتا ہے۔ مزید براں، یہ سرٹیفکٹ ایک متعینہ مدت کے لیے جاری کیے جاتے ہیں۔

مضاربت سرٹی فکٹ ان کمپنیوں کی جانب سے جاری کیے جاتے ہیں جو مضاربت کی بنیاد پر سرمایہ حاصل کرنا چاہتی ہیں۔ پاکستان میں تجارتی کمپنیوں کو مضاربت (اجراء اور کنٹرول) آرڈی نینس ۱۹۸۰ء کے تحت نجی مضاربت کے اجراء کا اختیار ہے۔ اس قانون کے تحت مضاربت سرٹیفکٹ ایک خاص رقم کو ظاہر کرنے والی مالی دستاویز ہے۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے حامل دستاویز نے اتنی رقم فلاں کمپنی کو مضاربت کی بنیاد پر دی ہے۔ حامل دستاویز رب المال، اور کمپنی عامل کی حیثیت رکھتی ہے۔ پاکستان میں اسلامی بینک کاری نظام کے تحت تجارتی بینک یہ مضاربت سرٹیفکٹ اسی طرح

خرید سکتے ہیں جس طرح وہ عام تجارتی کمپنیوں کے حصص خریدتے ہیں۔ تجارتی بینک اپنے آپ کو مضاربت کمپنیوں کی حیثیت سے رجسٹرڈ کروا سکتے ہیں اور خود اپنے مضاربت سرٹیفکیٹ جاری کر سکتے ہیں۔

(د) کرایہ میں شرکت

پاکستان میں سرمایہ کاری کرنے کا ایک طریقہ کرایہ میں شرکت کرنے کا بھی ہے۔ تجارتی بینکوں کے علاوہ دوسرے مالی ادارے مثلاً ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن بھی اس طریقے کو کام میں لاتے ہیں۔ تجارتی بینک، مکانوں، فلیٹوں، ہاؤسنگ کمپلکس اپارٹمنٹ وغیرہ کی تعمیر کے لیے سرمایہ فراہم کرتے ہیں اور بدلے میں کرایہ کا ایک حصہ وصول کرتے ہیں۔

۱۰۔ ایران میں اسلامی بینک کاری کے طریقے

اسلامی جمہوریہ ایران میں بھی بینک کاری زمرہ کو اسلامی شریعت کے احکامات کے بموجب ڈھالنے کے لیے بعض اہم قدم اٹھائے گئے ہیں، چنانچہ ۱۹۸۳ء میں ایرانی پارلیمنٹ نے، جو مجلس کہلاتی ہے، ایران کے بینک کاری کی تنظیم نو کے لیے ایک قانون منظور کیا جو غیر ربوی بینک کاری قانون (Law for usury free Banking) کہلاتا ہے۔ ایران میں سرمایہ کاری کرنے کے ۱۰ (دس) غیر سودی طریقے منظور کیے گئے ہیں جو ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔

۱۔ مشارکت

۲۔ مضاربت

۳۔ براہِ راست اصل کاری

۴۔ سلف معاملات

۵۔ اصل کاری کی فروخت

۶۔ اجارہ واقتناع

۷۔ جعالہ

۸۔ مزارعہ
۹۔ مساقات
۱۰۔ قرض حسن
وہ طریقے جو ایرانی بینکوں کے ساتھ ہی مخصوص ہیں درج ذیل ہیں :۔

(الف) سلف معاملات

یہ لین دین کے وہ معاملات ہیں جو عرف عام میں "بیع سلم" کے نام سے جانی جاتی ہیں۔ اس تکنیک میں قیمت کی ادائیگی فوراً کر دی جاتی ہے لیکن اشیا مستقبل کی کسی تاریخ میں دی جاتی ہیں۔ ایرانی بینک اس تکنیک کا استعمال صنعتی اداروں کو چالو سرمایہ فراہم کرنے کی غرض سے ان کی مستقبل کی پیداوار خرید کر کرتے ہیں۔ تاہم معاہدے کے وقت مستقبل کی پیداوار کی مقدار اور صفات کو جہاں تک ممکن ہو صحیح طور پر بیان کرنا ضروری ہے فریقین کے درمیان طے شدہ قیمت، معاہدے کے وقت بازار میں چالو قیمت سے زائد نہیں ہونا چاہیے۔ بیع سلف کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی اشیا کو بینک اس وقت تک فروخت نہیں کر سکتے جب تک کہ وہ ان اشیا پر قبضہ حاصل نہ کر لیں۔ عام طور پر اس طرح کے معاہدوں کے لیے ایک سال کی مدت مقرر کی گئی ہے۔

(ب) فروخت اقساط (*Instalment Sale*)

بینک مرکزی ایران کے بیان کے مطابق فروخت اقساط کا مطلب یہ ہے کہ کسی موجودہ جائداد یا مال کو ایک متعین قیمت پر کسی دوسرے شخص کے حوالے اس طرح کیا جائے کہ کل قدر کا ایک حصّہ برابر یا نابرابر قسطوں میں ایک متعینہ وقت یا اوقات پر وصول ہوتا رہے۔ اس طریقے کا استعمال صنعتی زمرے میں آسانی سے ہو سکتا ہے۔ صنعتی زمرے کو چالو سرمایہ (*Working Capital*) فراہم کرنے کی غرض سے بینک کچا مال، فاضل پرزے، آلات، اوزار، وغیرہ حاصل کر سکتے ہیں اور صنعت کاروں کو اقساط پر فروخت کر سکتے ہیں یہی طریقہ تعمیرات میں بھی اپنایا جا سکتا ہے۔

(ج) جعالہ

جعالہ کا مطلب ہے کمیشن کے عوض معاملہ کرنا۔ ۱۹۸۳ء کے غیر ربوی بینک کاری قانون کے تحت ایرانی بینکوں کو معاوضہ کے عوض بعض خدمات انجام دینے کی اجازت دی گئی ہے۔ خدمت کی نوعیت اور اس کی قیمت (کمیشن) کا تعین معاہدے کے وقت ہونا ضروری ہے۔ بینک اس معاہدے کو مخالف سمت میں بھی استعمال کر سکتے ہیں یعنی وہ کسی دوسرے ادارے کو جعالہ معاہدے کے تحت کوئی خدمت انجام دینے کے لیے کہہ سکتے ہیں اور ان خدمات کا معاوضہ ادا کر سکتے ہیں۔

(د) مزارعہ

اس معاہدے کے تحت ایرانی بینک اپنی مملوکہ، یا مقبوضہ (مثلاً وقف کی گئی) آراضی کو کاشتکاروں کے حوالے کر سکتے ہیں۔ قطعۂ آراضی، اور جس مدت کے لیے وہ کسان کو دی جا رہی ہے، کا ٹھیک ٹھیک تعین ضروری ہے۔ آراضی کی پیداوار کاشتکار اور بینک کے درمیان ایک پہلے سے طے شدہ تناسب کے مطابق تقسیم ہوگی۔

(ھ) مساقاۃ

اس معاہدے کے تحت بینک اپنے مملوکہ یا مقبوضہ باغات، کھیت، وغیرہ کاشتکاروں کو دے سکتا ہے کہ وہ اس کی فصل کاٹیں۔ پیداوار پہلے سے طے شدہ تناسب میں تقسیم کی جائے گی۔

چند غلط فہمیوں کا ازالہ

اسلامی بینک کاری کے بارے میں صحیح اور تفصیلی معلومات مہیّا نہ ہونے کی وجہ سے بعض حلقوں میں اس کے بارے میں چند غلط فہمیاں رواج پا گئی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی بعض دوسرے حلقوں میں اس سے کچھ خوش فہمیاں بھی وابستہ ہو گئی ہیں۔ کچھ لوگ، جن میں عوام الناس ہی نہیں بلکہ خواص بھی، اور یہاں تک کہ اسلامی

بینک کاری کے کچھ ماہرین بھی شامل ہیں، اسلامی بینک کاری سے بیش از بیش توقعات وابستہ کرتے ہیں۔ دوسری طرف اسلامی بینک کاری کے نکتہ چیں ہیں جن کو دو گروہوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ پہلا گروہ مخاصمین کا ہے۔ جنھیں اسلامی بینک کاری میں نہ تو اسلامیت نظر آتی ہے اور نہ بینک کاری، دوسرا گروہ مخلصین کا ہے۔ یہاں ہم ایسے ہی چند رویوں کا جائزہ لیں گے۔

ا۔ اس ضمن میں پہلی بات تو یہ ذہن نشین کرنے کی ہے تو اسلامی بینک کاری، اسلامی معیشت کے چند اداروں میں سے ایک، لیکن اہم ادارہ ہے۔ تاہم یہ جز ہے کل نہیں۔ اسلامی نظام معیشت کے لیے نہ تو یہ ایک ضروری شرط ہے اور نہ ہی اس کی موجودگی، اسلامی نظام کے لیے کافی ہے۔ بعض حلقوں میں یہ مضحکہ خیز تاثر پایا جاتا ہے کہ اسلامی معاشیات کے وکلا محض جہاں تہاں چند اسلامی بینک قائم کر کے اسلامی نظام معیشت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ اسلامی بینک کاری کے ایک معاصر جرمن مشاہد فرماتے ہیں:۔

> "ان لوگوں کو امید ہے کہ اسلامی بینک معاشی معیار پر اتنے کامیاب ہوں گے یعنی سرمایہ کے مالکوں، اور بینک میں جمع رکھنے والوں کے لیے اتنے منافع بخش ثابت ہوں گے، اسلامی بینک کاری کا سرمایہ کی مانگ کرنے والوں کے لیے بغیر کسی مضر اثر کے، اتنے مفید اثرات ہوں گے کہ (طویل مدت میں) ہر شخص سودی بینکوں سے منہ موڑ لے گا اور اسلامی بینکوں کا رخ کرے گا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ معاشی نظام میں انقلابی تبدیلی کے بجائے ارتقائی تبدیلی ہوگی جو سیاسی فیصلوں اور حکومت کے دخل اندازی کے بجائے انفرادی فیصلوں اور بازار کی قوتوں سے عمل میں آئے گی۔"[۵۲]

۵۲؎ Volker Nievhans "Profitability of Islamic PLS Banks competing with the Interest Based Banks: Problems and Prospects Journal of Reserch in Islamic Economics Vol I No. I Summer 1983 P. 38

یہ کہنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے کہ اسلامی بینک کاروں اور مسلم ماہرین معاشیات نے وہ دعویٰ کبھی نہیں کیا جس کا پروفیسر موصوف نے تذکرہ کیا ہے۔ چنانچہ دعویٰ اور جوابِ دعویٰ دونوں پروفیسر صاحب کے زرخیز تخیل کی پیداوار ہیں۔

بہرکیف ہمیں اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ اسلامی بینک کاری اور اسلامی معیشت لازم و ملزوم نہیں ہیں کہ ایک کے بغیر دوسرے کا تصور نہ کیا جا سکتا ہو۔ معاشیات اور بینک کاری سے واقفیت رکھنے والے اس امر سے بخوبی آگاہ ہیں۔ بینک کاری اعمال کی ضرورت اس وقت پڑتی ہے جب کہ معاشی ارتقاء کی ایک خاص منزل طے کی جا چکی ہو، بچت کرنے والوں اور اصل کاروں کے درمیان تفریق ہو چکی ہو یعنی بچت کرنے والے لوگ دوسرے ہوں اور اصل کاری کرنے والے قطعاً دوسرے۔ صرف ایسے سماج میں ہی مالیاتی ثالثی کے اداروں کی ضرورت پڑے گی خواہ وہ اسلامی ہوں یا غیر اسلامی۔ اگر کسی اسلامی معیشت نے ارتقاء کی وہ منزل طے نہیں کی، تو وہاں بینک کاری غیر ضروری ہوگی۔ یعنی اسلامی بینک کاری کے بغیر بھی اسلامی معیشت کا وجود ممکن ہے۔ اسلامی بینک کاری، اسلامی معیشت کے لیے ناگزیر نہیں ہے۔

لیکن، اس بات کو حرمت ربا سے جوڑنا صحیح نہیں ہوگا۔ حرمت ربا، اسلامی معیشت کے وجود کے لیے ناگزیر شرط ہے۔ اس کے بغیر اسلامی معیشت کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ اگر کسی معاشرے میں ربا رائج ہے تو وہ اسلامی معاشرہ ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ اس لیے ایک اسلامی معیشت میں، خواہ کیسی ہی پسماندہ یا ترقی یافتہ کیوں نہ ہو، ربا ہمیشہ حرام رہے گا۔ رہی بات موجودہ زمانے میں، اسلامی بینک کاری کے ذریعہ اسلامی معیشت قائم کرنے کی، تو یہ ماننا پڑے گا کہ اسلامی بینک کاری کے ذریعہ اسلامی طرز معاشیات کی طرف ایک اہم پیش قدمی ہوئی ہے کیونکہ اس کے ذریعہ کم از کم یہ تو ثابت ہو گیا ہے کہ عہد جدید میں بینک کاری کے اعمال، حرمت ربا کے احترام کے ساتھ بھی انجام دیے جا سکتے ہیں۔ لیکن اسے صرف پہلا قدم ہی سمجھنا چاہیے۔ عہد جدید میں اسلامی معیشت کے قیام کے لیے دوررس تبدیلیوں اور اصلاحات کی ضرورت ہوگی۔ سب سے پہلے تو موجودہ نظام ملکیت کے اصلاح کی ضرورت ہوگی جو اسلامی اصولوں سے متصادم ہو سکتا ہے۔ اسلامی بینکوں کے علاوہ دوسرے ادارے قائم

کرنا ہوں گے مثلاً بیت المال' اور حسبہ' بعض موجودہ اداروں کو فعال بنانا ہوگا جیسے اوقاف' اوران سب سے زیادہ اہم' صارفین' اور پیداکاروں کو اپنے اعمال' اسلامی اصولوں کے مطابق انجام دینا ہوں گے۔ اب یہ تبدیلی بازار کی قوتوں اور ارتقائی عمل کے ذریعہ آتی ہے یا سیاسی تبدیلیوں کے ذریعہ' یہ ہر ملک کی داخلی صورت حال پر منحصر ہے۔

(۳) بعض اوقات اسلامی بینک کاری سے ضرورت سے زیادہ توقعات قائم کرلی جاتی ہیں۔ اس نقطۂ نظر کے مطابق اسلامی بینک کاری کو موجودہ مسلم ممالک کی تمام معاشی دشواریوں کا حل سمجھا جاتا ہے اور جب اسلامی بینک کاری ان کی بیش از بیش توقعات پر پوری نہیں اترتی تو وہ اس کی نکتہ چینی پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ مثلاً بینک اسلام ملیشیا' کی قدر وقیمت کا تعین کرتے ہوئے زکریا مان لکھتے ہیں:۔

> (اسلامی) بینک کی کارکردگی اور کامیابی کا معیار صرف یہی نہیں ہونا چاہیے کہ اس نے اپنے اعمال سے ربا کو کس حد تک ختم کیا ہے اور اس عمل کے دوران اس نے کتنا منافع حاصل کیا ہے۔ ان سے کہیں زیادہ اہم بات یہ ہے کہ بینک کس حد تک اسلامی نظام معیشت کے دوسرے مقاصد' مثلاً غریبی کا خاتمہ' وسائل کے بہترین استعمال' معاشی استحکام کے حصول' نیز آمدنی اور دولت کی منصفانہ تقسیم میں معاون ثابت ہوتا ہے۔[1]

مندرجہ بالا اقتباس ان حد سے بڑھی ہوئی توقعات کو ظاہر کرتا ہے جو اسلامی بینک کاری سے وابستہ کرلی گئی ہیں لیکن اگر بہ نظر غائر دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ اسلامی بینک کاری کو وہ وظائف انجام دینے کے لیے کہا جا رہا ہے جو اس کے دائرہ کار میں شامل نہیں ہیں۔ یہ لوگ اس حقیقت کو نظر انداز کر دیتے ہیں کہ اسلامی بینک صرف

لہ Zakaria Man: Islamic Banking: The Malaysian Expendence in Mohammad Aliff:(ed) Islamic Banking in South East Asia Singapore Institute of South East Asian studies, 1988 P. 95

بینک کاری ادارے ہیں۔ ان میں سے بیشتر نجی زمرہ کار میں کام کرتے ہیں۔ اس حقیقت کے باوجود کہ ان اسلامی بینکوں کو اپنی سماجی ذمے داریوں کا احساس ہے، یہ بات پس پشت نہیں ڈالنا چاہیے کہ کاروباری ادارے ہونے کی وجہ سے ان کا بنیادی مقصد اپنے، اپنے حصہ داروں اور اپنے کھاتہ داروں کے لیے منافع کا حصول ہے۔

اسلامی بینک کاری کوئی جادو کی چھڑی نہیں ہے جس کے گھماتے ہی سارے مسائل چشم زدن میں حل ہو جائیں۔ اس میں بھی شک نہیں کہ بینکوں کے اعمال، معاشی نابرابری، وسائل کے استعمال، اور قیمتوں کی سطح کو کسی نہ کسی طور پر متاثر ضرور کرتے ہیں لیکن غریبی کا خاتمہ، افراط زر کی روک تھام، معاشی استحکام کا حصول، وسائل کا صحیح اور بہترین استعمال، دولت کی عدم مساوی تقسیم میں کمی۔ وغیرہ تو معاشی پالیسی کے مقاصد میں سے ہے۔

یہ وہ مقاصد ہیں جن کے حصول کے لیے ترقی پذیر ممالک کی حکومتیں ان کی ساری مشنری اور منصوبہ بندی کمیشن کوشاں ہیں، جب ان مقاصد کے حصول میں، تیسری دنیا کی بیشتر حکومتیں، اپنے تمام مالی اور انسانی وسائل کے باوجود ناکام ہیں، تو اسلامی بینک محض اپنے چند سو اسٹاف، اور کچھ ملین ڈالروں سے یہ مقاصد کیسے حاصل کر سکتے ہیں؟

اگر ان مقاصد، کو اسلامی نظام معیشت کے مقاصد بھی قرار دے دیا جائے تب بھی اسلامی بینکوں کے لیے ان کا حصول ممکن نہیں ہوگا۔ جیسا کہ ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ اسلامی بینک کاری، اسلامی نظام معیشت کا 'کل' نہیں بلکہ صرف ایک جزء ہے۔ جب تک نظام اپنی 'کلیت' میں قائم نہیں ہوتا ایک جز ان مقاصد کو حاصل نہیں کر سکتا۔ البتہ اگر کسی ملک میں اسلامی نظام معیشت قائم ہو، اور معیشت کے دوسرے ادارے بھی ان مقاصد کے حصول کی جانب حرکت کر رہے ہوں تو اسلامی نظام بینک کاری، اس حرکت اور پیش قدمی کو تیز تر کر سکتا ہے۔

(۴) اسلامی بینک کاری کے بعض ماہرین اس بنا پر موجود اسلامی بینکوں کی نکتہ چینی کرتے ہیں کہ وہ مرابحہ پر منحصر بینک کاری تکنیکوں کا استعمال کرتے ہیں اور مضاربت کو نظر انداز کرتے ہیں[۵]۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ اسلامی بینک کاری کی نظریاتی تشکیل مضاربت

---

۵ See M.N. Siddiqi "Islamic Banking: Theory and=

کی بنیاد پر کی گئی ہے۔ مضاربت کی وجہ سے ہی اسلامی بینک کاری کو سودی بینک کاری کے مقابلے میں افضلیت حاصل ہے۔ اگر اسلامی بینک کاری عملی میدان میں مرابحہ، بیع سلم، پٹے داری، اور حق خدمت کے عوض قرض لینے پر انحصار کرتی ہے تو اس کو وہ تمام فوائد حاصل نہیں ہوں گے جو مضاربت کی بنیاد پر حاصل ہو سکتے تھے کیونکہ یہ تمام تکنیک پہلے سے طے شدہ شرح (Predetermined rate) کی بنیاد پر کام کرتی ہیں جو سودی نظام کی امتیازی خاصیت ہے۔ اس لیے ان طریقوں پر مبنی مالی نظام، سودی نظام کے مقابلہ میں، مساوات، کارگزاری، استحکام، اور نمو کسی بنیاد پر افضلیت کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔

زکریا مان تو اس سے بھی ایک قدم آگے بڑھ گئے۔ وہ مرابحہ، بیع موجل، اور اجارہ جیسے طریقوں کو ثانوی قرار دیتے ہیں اور مشارکت اور مضاربت کو اولین مانتے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ ثانوی طریقوں پر انحصار، سرمایہ کے فراہم کرنے والوں، اور اس کا استعمال کرنے والوں کے درمیان منفعت کی غیر منصفانہ تقسیم کرتا ہے۔

مندرجہ بالا دونوں نقطۂ ہائے نظر میں ایک بنیادی منطقی خامی راہ پا گئی ہے کہ یہ ایک موجودہ حقیقت (Existing Reality) کا موازنہ عینی حقیقت (Ideal Reality) سے کرنے پر مبنی ہے۔ موجودہ حقیقت کی قدر و قیمت کا تعین موجودہ حقائق (Facts) کی بنیاد پر ہی کیا جانا چاہیے۔ یہ صحیح ہے کہ اسلامی بینک کاری کے بیشتر نظریاتی نمونے (Models) مضاربت کی بنیاد پر ہی مرتب کیے گئے۔ مضاربت کے عملی استعمال کی راہ میں چند ایسی دشواریاں حائل ہیں جن کو آسانی سے حل نہیں کیا جا سکتا۔ ان میں سب سے بڑی دشواری، ایک مناسب قانونی ڈھانچہ کی عدم موجودگی ہے۔ درحقیقت، مضاربت کی عدم مقبولیت کے اسباب کی علمی تفتیش کی ضرورت ہے۔ پاکستان میں بھی جہاں مضاربت (اجراء و کنٹرول) آرڈی ننس جاری کیا گیا، مضاربت کو زیادہ مقبولیت حاصل نہیں ہو سکی۔

= Practice". Mohammed Ariff: (ed.) op. cit. PP. 52-53 and Zakaria Man op. cit. P. 94-95

مزید براں یہ بھی ضروری ہے کہ اسلامی بینک کاری کو ارتقاء پذیر اور متحرک عمل کی حیثیت سے دیکھا جائے۔ اسلامی بینکوں کے ذریعہ مرابحہ کا استعمال ایک ساکت و جامد حقیقت نہیں ہے، ایسے شواہد موجود ہیں جن کی بنا پر کہا جا سکتا ہے کہ اسلامی بینکوں میں استعمال ہونے والے مالیاتی طریقے تغیر پذیر ہیں[1]۔ ابتدائی زمانے میں اسلامی بینکوں نے مرابحہ پر خاص زور دیا کیونکہ ان کا دائرہ کار قصیر مدتی تجارت اور آراضی تک محدود تھا۔ لیکن اب اسلامی بینک معیشت کے دوسرے زمروں مثلاً زراعت اور صنعت میں اپنی اصل کاری کا تناسب بڑھا رہے ہیں اور پہلے سے زیادہ مشارکت کا استعمال کر رہے ہیں۔

اس طرح ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اسلامی بینک دوسرے تجارتی بینکوں کی طرح بچت کو اکٹھا کرتے ہیں اور اُسے ان لوگوں کو فراہم کرتے ہیں جو ان وسائل کا پیداآور استعمال کر سکتے ہیں، اسلامی بینک کاری کی اہمیت یہ ہے کہ عام تجارتی بینک، مالیاتی ثالثی کا جو وظیفہ سود کی بنیاد پر انجام دیتے ہیں۔ اسلامی بینک وہی کام غیر ربوی بنیادوں پر کرنا چاہتے ہیں۔ اس حد تک، اسلامی بینک مذہبی بنیادوں پر سودی بینک کاری کا ایک متبادل فراہم کرتے ہیں، اگر غیر سودی بنیادوں پر کام کرنے سے چند یا کچھ معاشی فائدے بھی حاصل ہوتے ہیں تو ان سے بہ حیثیت ایک ادارے کے اسلامی بینکوں کی افادیت میں اضافہ ہی ہوتا ہے، اسی طرح اس امر میں کوئی بات مانع نہیں ہے کہ اسلامی بینک اپنے معمول کے بینک کاری وظائف انجام دینے کے ساتھ کچھ ایسے اعمال بھی انجام دیں جس سے اسلام کے نظام معیشت کو نافذ کرنے میں مدد ملے نیز معاشی اور کاروباری زمروں میں اسلامی اقدار کو فروغ حاصل ہو۔ تاہم اسلامی بینک کاری کی قدر و قیمت کا تعین کرتے وقت ایک متوازن اور ہمدردانہ نقطۂ نظر ضروری ہے کیونکہ بے جا تعصب اور پُرجوش امید پرستی دونوں سچائی تک ہماری رہنمائی کرنے کے لیے یکساں

---

[1] تفصیلات کے لیے دیکھئے:

Ausaf Ahmed, Develepment and Problems of Islamic Banks, Islamic Reserch & Traning Institute, Jeddeh. 1987

طور پر خطرناک ہیں۔

خاتمہ

اسلامی نظام بینک کاری جس کا ظہور گزشتہ پندرہ برسوں میں ہوا، اب بھی ابتدائی منزلوں میں ہے۔ اسلامی بینکوں کے قیام اور ان کی کامیابی نے کم از کم یہ بات ثابت کردی ہے کہ غیر سودی بینک کاری ناقابل عمل نہیں ہے۔ لیکن اسلامی بینک کاری کو اپنے ارتقاء کا سفر جاری رکھنا ہے۔ عام تجارتی بینک کاری بھی ایک دم سے وجود میں نہیں آ گئی تھی، اس کا ارتقاء ایک طویل مدت کے دوران ہوا جس میں بینکوں کے ناکام ہوجانے اور دیوالیہ ہوجانے تک کے تلخ تجربے بھی شامل تھے۔ لیکن بینک کاروں نے اپنی غلطیوں سے سیکھا اور بینک کاری کے طریقوں کا سدھار جاری رکھا۔ اسی طرح اسلامی بینک کاری کے "طریقے" ایک دم سے نہیں بنائے جاسکتے۔ ان کا ارتقا عملی تجربے سے ہوگا۔

اس مقالے میں ہم نے سرمایہ کاری کے ان طریقوں کا ایک تفصیلی جائزہ پیش کرنے کی کوشش کی ہے جو اسلامی بینک استعمال کرتے ہیں۔ مختلف بینکوں کے ان طریقوں میں استعمال کے فرق کو بھی واضح کرنے کی کوشش بھی کی گئی ہے۔ جہاں تک سرمایہ کاری کے طریقوں کا تعلق ہے اسلامی بینک کاری، عام تجارتی بینک کاری کے مقابلے میں کہیں زیادہ پیچیدہ اور زیادہ دلچسپ ہے۔

اسلامی بینکوں کے سرمایہ کاری کے طریقوں میں مرابحہ کو ایک امتیازی حیثیت حاصل ہے۔ اسلامی بینکوں میں سے شاید ہی ایسا کوئی بینک ہوگا جو مرابحہ کو سرمایہ کاری طریقے کے طور پر استعمال نہ کرتا ہو، پھر اس کا استعمال مختلف زمروں میں کیا جارہا ہے گو کہ قصیر مدتی تجارت اور رہائشی مکانوں، نیز تعمیری سامان وغیرہ کو اس میں ہی فوقیت حاصل ہے۔

اسلامی بینکوں میں مرابحہ کی مقبولیت کے کئی اسباب ہیں: اوّل، عملی نقطہ نظر سے مرابحہ سرمایہ کاری کا ایک آسان طریقہ ہے۔ غالبًا اسلامی بینک کاری میں رائج سرمایہ کاری کے تمام طریقوں میں، مرابحہ شرح سود کا مقابلہ کرنے میں سب سے زیادہ کامیاب ہے۔ اسلامی بینک کاری کے دوسرے طریقوں کو استعمال کرنے کے

لیے کافی تیاری کی ضرورت ہوسکتی ہے لیکن مرابحہ کا استعمال نسبتاً زیادہ آسانی سے کیا جاسکتا ہے۔ دوم، مرابحہ کا استعمال کرکے جمع داروں کو ان کی جمع پر زیادہ نفع دیا جاسکتا تھا اور اسلامی بینک کاری کے ابتدائی مرحلوں میں عوام کا اعتماد حاصل کرنے کے لیے یہ بہت ضروری تھا۔

تاہم ان تمام طریقوں میں سے 'دوبارہ خریداری' اور 'بیع موجل' کے استعمال میں نہایت احتیاط سے کام لینا چاہیے۔ کیونکہ ذراسی غلطی سے یہ "ربا" کے حدود میں داخل ہوسکتے ہیں۔ احتیاط کا تقاضہ یہ ہے کہ ان اقسام سے تعلق رکھنے والے معاہدوں کی منظوری بینکوں سے متعلق شریعت بورڈ سے لے لی جائے اس کے بعد ہی ان پر عمل کیا جائے۔

یہ امر قابل تشفی ہے کہ اسلامی بینک، اسلامی بینک کاری کو درپیش مسائل کو نہ صرف سمجھنے کی خواہش مند ہیں بلکہ ان مسائل کو حل کرنے کے لیے بھی کوشاں رہتے ہیں۔ مثلاً اسلامی بینک کاری کی ترقی کی راہ میں ایک مشکل یہ بھی ہے کہ مختلف بینکوں میں کھاتہ داری (Accounting) کے مختلف طریقے رائج ہیں۔ کھاتہ داری کا کوئی معیار نہیں ہے جس کو تمام اسلامی بینک اختیار کرسکیں۔ لیکن اس صورت حال کی تمام تر ذمہ داری اسلامی بینکوں پر نہیں ہے۔ اسلامی بینک مختلف ملکوں میں سرگرم عمل ہیں چنانچہ ان کو ہر ملک میں اس ملک کے مروجہ کھاتہ داری کے معیاروں پر پورا اترنا پڑتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دو مختلف ملکوں میں کام کرنے والے اسلامی بینکوں کے کھاتہ داری کے طریقے اتنے مختلف ہوجاتے ہیں کہ ان کے کھاتوں کا موازنہ اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔

اس صورت حال پر قابو پانے کے لیے اسلامی بینکوں نے اسلامی ڈیولپمنٹ بینک کی سرکردگی میں ایک ادارہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس کا نام "اسلامی بینکوں اور مالیاتی اداروں کی مالی کھاتہ داری کا ادارہ" The Financial Accounting Organization of Islamic Bank of Financial Institutions ہوگا۔ اس ادارے میں ایک نگراں کمیٹی اور مالیاتی کھاتہ داری معیار بورڈ ہوگا۔ یہ ادارہ اسلامی بینکوں اور مالیاتی اداروں کے لیے مالیاتی اداروں کے لیے مالیاتی معیار تیار کرے گا اور بورڈ سے منظوری حاصل کرنے

کے بعد ان کا اجرا کرے گا۔ بورڈ میں دوسری تکنیکی کمیٹیوں کے علاوہ ایک شرعی بورڈ بھی ہوگا جو شرعی نقطۂ نظر سے مجوزہ معیاروں کا جائزہ لے گا اور مناسب صلاح دے گا۔[1]

امید کی جاتی ہے کہ اس ادارے کی تشکیل کے بعد کھاتہ داری کے جو معیار جاری ہوں گے وہ اسلامی بینک کاری کے ارتقا میں اہم رول ادا کریں گے۔ بلاشبہ یہ اسلامی بینک کاری کی ترقی کے لیے فال نیک ہوگا۔

---

[1] راقم الحروف کو اس ادارہ کی تجویز کرنے والی بعض کمیٹیوں کا ممبر ہونے کا شرف حاصل رہ چکا ہے۔

ادارۂ تحقیق

کی مطبوعات کے علاوہ دوسرے مکتبوں کی دینی کتب بھی آپ ہم سے طلب کر سکتے ہیں

بعض کتابوں کے نام یہاں دیئے جا رہے ہیں:۔

۱۔ بخاری شریف اردو ترجمہ مکمل ۳ جلدیں		۴۹۰/=	۱۳۔ یاد رفتگاں	ماہر القادریؒ	۴۰/=
۲۔ مسلم شریف	" ۴ جلدیں	۳۵۰/=	۱۴۔ الجہاد فی الاسلام	مولانا مودودیؒ	۶۰/=
۳۔ ترمذی شریف	۲ جلدیں	۲۶۰/=	۱۵۔ سیرت سرور عالم	"	اول ۸۵/= دوم ۸۵/=
۴۔ ابوداؤد شریف	۳ جلدیں	۲۹۰/=	۱۶۔ معاشیات اسلام	"	۲۵/=
۵۔ مشکوٰۃ المصابیح مکمل ترجمہ	۳ جلدیں	۲۵۰/=	۱۷۔ سود	"	۱۸/=
۶۔ تذکرہ	مولانا آزاد	۶۰/=	۱۸۔ یہودیت و نصرانیت	"	۴۰/=
۷۔ غبار خاطر	"	۶۵/=	۱۹۔ خلافت و ملوکیت	"	۴۰/=
۸۔ مسلمان عورت (ترجمہ)	"	۲۵/=	۲۰۔ قرآن مجید کا تعارف	مولانا صدرالدین اصلاحی	۱۴/=
۹۔ عزیمت و دعوت	"	۱۰/=	۲۱۔ دین کا قرآنی تصور	"	۱۳/=
۱۰۔ اصحاب کہف	"	۱۰/=	۲۲۔ اسلام ایک نظر میں	"	۱۵/=
۱۱۔ انتخاب الہلال	"	۴۵/=	۲۳۔ معروف و منکر	مولانا جلال الدین عمری	۳۵/=
۱۲۔ اسلامی فقہ	مولانا منہاج الدین مینائی	۷۰/=	۲۵۔ عورت اسلامی معاشرہ میں	"	۳۲/=

مکتبۂ تحقیق و تصنیف اسلامی پان والی کوٹھی۔ دودھ پور۔ علی گڑھ ۲۰۲۰۰۲